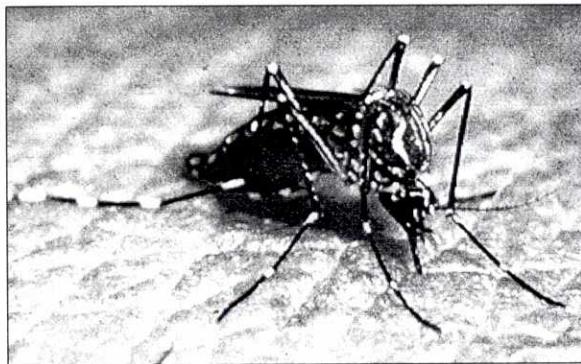


ڈینگی کی لہر: صحت و صفائی کے ناقص نظام کا منطقی نتیجہ



اسلام آباد اور پشاور تک پھیل گئی جس سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ یوں تو یہ بیماری صرف گرم مرطوب علاقوں میں پائی جاتی ہے مگر خیال کیا جاتا ہے کہ کراچی سے اسلام آباد اور پشاور کی طرف سفر کرنے والے مسافروں نے اس بیماری کو دوسرے علاقوں میں بھی پہنچادیا۔ اس دوران وفاqi اور صوبائی صحت کی وزارتوں کی کارکردگی صرف ذرائع ابلاغ کو جاری کئے جانے والے بیانات تک ہی محدود رہی جن میں دعوے کئے گئے کہ تمام شہروں میں اس بیماری کی تشخیص کیلئے کچے جانے والے خون کے ٹشوں سمیت علاج معالجے کی سہولیات مفت فراہم کی جا رہیں ہیں اور شہروں میں چھپر مارپیرے بھی کئے جا رہے ہیں تاہم زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں اور کئی شہروں خصوصاً کراچی میں ایسی شکایات عام ہیں کہ سرکاری ہسپتاں میں ڈینگی بخار کی تشخیص کیلئے ہونے والے ٹشوں کے نام پر لوگوں سے سات سے آٹھ سوروپے فیٹیٹ وصول کئے جاتے رہے۔ ہماری بد قیمتی رہی ہے کہ ہمارے ارباب اختیار کی سوچ دارالحکومت سے باہر نہیں نکل پاتی جبکہ حقائق یہ ہیں کہ لاہور جیسے بڑے شہر سمیت ملک کے کسی بھی شہر میں ملریا اور ڈینگی بخار جیسے امراض سے پیشگی بچاؤ کے عملی اقدامات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

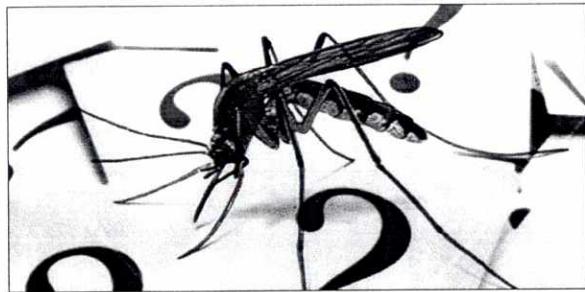
مزید برآں پاکستان میں اینٹی وارzel اور اینٹی باسیونکس ادویات کا غیر ضروری استعمال اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ بیکٹیریا اور وارس جیسی جراثیموں مخلوقات میں ان دوائیوں کے خلاف قوت مزاحمت بہت بڑھ گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ ڈینگی جیسی بیماریاں اب بیماریاں نہیں وبا میں بن گئی ہیں۔

ڈینگی بخار کی لہر صحت عامہ کا مسئلہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ہمارے ملک میں صحت و صفائی کے نظام اور میونیپل اداروں کی بے مشکل کارکردگی، کامنہ بولتا ثبوت بھی ہے۔ گنجان آبادی کے علاقوں میں صحت و صفائی اور نکاسی آب کی ناکافی سہولیات جہاں مچھروں کی افزائش کا سبب بنتی ہیں وہیں ملیریا اور اب ڈینگی جیسے موزی امراض کے پھیلاؤ کا بھی سبب بنتی ہیں۔ ڈینگی کی بیماری سے دنیا میں ہر سال تقریباً پانچ کروڑ افراد متاثر ہوتے ہیں اور یہ بیماری مون سون کے دوران یا بعد میں زیادہ پھیلتی ہے جس کا زیادہ تر شکار بچے ہوتے ہیں۔ ہمارے خطے میں یہ بیماری سب سے پہلے بھارت میں پھیلی جہاں تقریباً دس ہزار افراد ڈینگی بخار میں بمقابلہ ہوتے اور تا دم تحریر ڈیڑھ سو سے زائد موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ بھارت میں اس بیماری سے سب سے زیادہ دارالحکومت دہلي متاثر ہوا جہاں 80 سے زائد افراد کی موت ہو چکی ہے۔

پاکستان میں اس بیماری کی حالیہ لہر سب سے پہلے اکتوبر میں کراچی سے شروع ہوئی جہاں اکتوبر کے آخری هفتے تک سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ڈینگی بخار سے متاثرہ افراد کی تعداد پانچ سو سے بھی تجاوز کر گئی تھی تاہم ذرائع ابلاغ کے مطابق یہ تعداد کہیں زیادہ ہے۔ کراچی میں حالات کو دیکھتے ہوئے ملک کے دیگر بڑے شہروں کی انتظامیہ کو چاہئے تھا کہ وہ اس سلسلے میں پیشگی اقدامات کرتے تاکہ اس بیماری کو دباء بننے سے روکا جا سکتا تاہم ایسا نہ کیا گیا جسکے نتیجے میں یہ بیماری اندر و اندر سندھ، راوی پنڈی،



ڈینگی بخار: 20 سوال اور ان کے جواب



بڑھاتے ہیں جو پہلے کسی ڈینگی انفیکشن کا شکار ہو چکے ہوں۔

سوال 4: کیا ہر ڈینگی بخار مہلک ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں، عام ڈینگی بخار علامات کے ظاہر ہونے سے ایک بفتے یا زیادہ سے زیادہ 9 دن میں ختم ہو جاتا ہے اور مکمل بیڈریس اور بخار کی عام دواؤں اور احتیاط سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ڈینگی کے 95 فیصد سے زائد مریض دوہفتوں کے اندر اندر صحت یا ہو جاتے ہیں مگر بخار اگر ہمیر جک ہو تو خطرناک ہے کیونکہ اس میں انسانی جسم سے مریض کے خون میں پلیٹ لائس کی کمی ہو جاتی ہے۔ پلیٹ لائس خون کا اہم جزو ہے جسکے باعث جب کوئی رخم لگتا ہے تو خون جم جاتا ہے اور اس طرح خون ضائع نہیں ہوتا۔ مرض زیادہ شدید ہونے سے مریض کے ناک، مسوزھوں اور چلد سے خون رسانا شروع ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں مریض میں دل کے امراض اور زیادہ خون بننے سے بے ہوشی اور یہاں تک کہ موت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

سوال 5: ڈینگی بخار کو عام بخار سے الگ کیسے پہچانا جاسکتا ہے؟

جواب: یوں تو ڈینگی بخار کی تشخیص خون کے دو طرح کے ٹیسٹوں کے ذریعے کی جاتی ہے جن میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا خون میں ڈینگی کا وائرس موجود ہے یا نہیں۔ بخار ہونے کی شکل میں اگر آنکھوں کے پیچے درد، جوزوں میں شدید تکلیف اور جسم پر نشان یا دانے لگنے کے ساتھ ساتھ تبھی آرہی ہوں تو یہ ڈینگی بخار کا حملہ ہو سکتا ہے۔ تاہم یہ علامات کئی اور یہماریوں میں بھی پائی جاسکتی ہیں اس لیے لیبارٹری ٹیسٹ کے بغیر ڈینگی کی تشخیص ممکن نہیں ہے۔

سوال 1: کوئی انسان ڈینگی بخار سے کیسے متاثر ہوتا ہے؟

جواب: انسان میں یہ یہماری اس یہماری سے متاثر ہو چکر کے کائنے سے ہوتی ہے۔ جب صحت مند چھر ڈینگی سے متاثر کسی انسان کو کامیں تو یہماری کا وائرس چھروں میں منتقل ہو جاتا ہے اور یہ چھر آگے دوسرے انسانوں کو منتقل کرتے رہتے ہیں۔

سوال 2: کیا تمام اقسام کے چھروں میں ڈینگی وائرس موجود ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں۔ یہ وائرس صرف دو اقسام کے چھروں جنہیں آئیڈس آجھی اور آئیڈس الوبکٹس کہا جاتا ہے، میں پائی جاتی ہے۔ یہ دن کو کائنے والے نبتابڑے کا لے چھر ہیں جن کے جسم پر سفید نشان ہوتے ہیں۔ یہ چھر عموماً گھروں میں صاف پانی میں رہتے ہیں اور انسانی خون پر پلتے ہیں۔ یہ ڈینگی کے چار اقسام کے وائرس منتقل کرتے ہیں۔ یہ چھر جب کسی متاثر انسان کو کائنے ہیں تو وائرس اس کے خون میں منتقل کر دیتے ہیں۔ ایک متاثر انسان کے خون میں یہ وائرس سات دن تک رہتا ہے اس دوران جب چھر کسی متاثر انسان کا خون چوس کر دوسرے صحت مند انسان کو کائنے ہیں تو وائرس اسے بھی منتقل کر دیتے ہیں اس طرح یہ یہماری چھروں کے ذریعے ایک سے دوسرے انسان کو منتقل ہوتی ہے۔ یہ ملیریا پھیلانے والے انفلویز چھروں سے نہیں پھیلتا۔

سوال 3: ڈینگی بخار کتنے قسموں کا ہوتا ہے؟

جواب: ڈینگی بخار چار اقسام کا ہوتا ہے مگر ان سب میں مہلک ترین ڈینگی ہمیر جک بخار ہے۔ ڈینگی بخار کی ہمیر جک سمیت تمام اقسام میں علامات شروع میں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ درحقیقت ہمیر جک بخار عام ڈینگی بخار ہی کی پیچیدہ شکل ہے۔ ہمیر جک بخار زیادہ تر شیرخواروں اور 15 سال سے کم عمر بچوں کو نشانہ بناتا ہے تاہم اس سے بالغ لوگ بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ ڈینگی بخار انسان پر زندگی میں ایک دفعہ سے زائد بھی حملہ کر سکتا ہے۔ ڈینگی انفیکشن کا ایک سے زیادہ مرتبہ حملہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ڈینگی ہمیر جک بخار میں ان مریضوں کے مبتلا ہونے کے امکانات



پھیلتی ہے کیونکہ ڈینگی پھیلانے والا مچھر شہروں کی واٹر سیکیور کے پانپوں اور گھروں کے عقبی باغ پچوں اور گملوں وغیرہ میں موجود صاف پانی میں پروش پاتا ہے۔ تاہم یہ مچھر جنگلوں میں لگھ رے دیہات میں بھی افراد اس پاسکتے ہیں۔

سوال 11: ڈینگی بخار کس عمر کے افراد کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے؟

جواب: ڈینگی کا سب سے زیادہ شکار شیر خوار اور بچے ہوتے ہیں جن میں یہ زیادہ مہلک بھی ثابت ہوتا ہے۔ تاہم اس کا شکار تمام عمر کے مرد و خواتین ہو سکتے ہیں۔

سوال 12: متاثرہ مچھر کے کامنے سے کتنے دنوں بعد ڈینگی کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوتی ہیں؟

جواب: ڈینگی بخار کی علامات مچھر کا منے کے نوماً 3 سے 6 دن بعد نمودار ہونا شروع ہوتی ہیں۔

سوال 13: کیا ڈینگی بخار کا کوئی علاج موجود ہے؟

جواب: ڈینگی بخار کی کوئی خاص دوا ب تک ایجاد نہیں ہوئی تاہم ڈاکٹر بخار کی عام دواؤں سے مریض کا علاج کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ مریض کو ماٹچ چیزیں کثرت سے پلانی جاتی ہیں اور دو یونٹیں کمل آرام کرایا جاتا ہے۔

سوال 14: ڈینگی کے حملے کا شبہ ہونے پر فوری طور پر کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ڈینگی کے حملے کا شبہ ہونے پر گھر انہر گز نہیں چاہیے اور کسی نزد کی اور اپنے ہسپتال میں اپنا معاشرہ کروانا چاہیے جہاں خون کے متعدد ٹشٹوں سے یہ پتہ چلے گا کہ آیا واقعی یہ ڈینگی کا حملہ ہے یا کسی اور بیماری کا کیونکہ اس طرح کی علامات خسرہ اور کمی قائم کے دیگر انفیکشنز میں بھی پائی جاتی ہیں۔

سوال 15: ڈینگی بخار میں کون سی ادویات ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہیں؟

جواب: ڈینگی بخار میں اسپرین یا ڈسپرین یا خون پتلا کرنے والی کوئی دوا استعمال نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس سے خون میں پلیٹ لیپس کی کمی ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

سوال 16: کیا ڈینگی ایک انسان سے دوسرا انسان کو لگ سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں؛ ڈینگی صرف مچھروں سے چھیلتا ہے۔ یہ کوئی متعدی مرض نہیں ہے اور ایک انسان سے دوسرا انسان کو منتقل نہیں ہو سکتا۔

سوال 6: کتنے علاقوں میں ڈینگی کی وبا نہیں پھیلتی؟

جواب: چونکہ ڈینگی گرم مرطوب علاقوں کی بیماری ہے اس لیے یہ خیال عام ہے کہ سطح سمندر سے 4000 فٹ بلند پہاڑی علاقے اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس بیماری کو گنجان آباد شہروں کی بیماری بھی کہا جاتا ہے۔

سوال 7: عام ڈینگی بخار کی علامات کیا ہوتی ہیں؟

جواب: واضح علامات میں انتہائی تیز بخار (105 ڈگری فارن ہائیٹ تک) سر میں شدید درد، آنکھ کے پیچھے درد، پھٹوں اور اعصاب میں شدید درد، قہ اور جلد پر سرخ دانے نمودار ہونا شامل ہے۔ سرخ دانے نکلنے کے باعث اس بیماری کو سرخ یالاں بخار بھی کہا جاتا ہے۔ اس بیماری میں پھٹوں میں اس قدر شدید درد ہوتا ہے جس سے لگتا ہے کہ ہڈیاں ٹوٹ رہی ہوں۔ اسی نسبت سے اس کو ہڈی توڑ بخار بھی کہا جاتا ہے۔ بخار شروع ہونے کے 3 سے 4 دن بعد جلد پر سرخ دانے نمودار ہو سکتے ہیں۔

سوال 8: ڈینگی ہمہ جگ بخار کی علامات کیا ہوتی ہیں؟

جواب: ابتدائی طور پر ہمہ جگ بخار میں بھی مذکورہ بالا علامات ہی پائی جاتی ہیں مگر عام ڈینگی بخار کی نسبت اس بخار میں بخار شروع ہونے کے تین چار دن میں مریض کی حالت تیزی سے بگڑنا شروع ہو جاتی ہے اور اسے دل کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ خون میں پلیٹ لیپس کی کمی ہو جاتی ہے اور مریض کے ناک، مسوز ہوں اور جلد سے خون رستا شروع ہو جاتا ہے۔ قہ معدے سے چاکلیٹ کی طرز کا مواد لکھتا ہے اور پاخانہ گہرے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ مریض پر خون کی شدید کمی کے باعث بے ہوشی طاری ہو سکی ہے اور بعض صورتوں میں موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

سوال 9: پاکستان میں حالیہ وباء نے کتنے لوگوں کو متاثر کیا؟

جواب: پاکستان میں حالیہ ڈینگی بخار کی لہر نے اب تک سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2529 لوگوں کو متاثر کیا جاں میں سے 31 افراد کو موت کے منہ میں جانے سے نہیں بچایا جاسکا۔ کل مریضوں کا محض 1.2 فیصد موت کا شکار ہوئے اور باقی یا تو صحیح یا بھوکے ہیں یا وہ صحیح ہیں۔

سوال 10: ڈینگی بخار کن علاقوں میں زیادہ پھیلتا ہے اور کیوں؟

جواب: ڈینگی کی وباء دنیا میں گرم مرطوب علاقوں کے شہروں میں زیادہ

CONSUMER REPORT

صفحہ: 4/4

سکے۔ ایسے افراد کو جو کھلے آسمان کے نیچے سوتے ہیں، چاہئے کہ وہ چھرداںی کا استعمال کریں۔ کمروں کے اندر چھر مار کوائیں یا سپرے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کھڑکیوں اور روشنادنوں کے شیشے یا جالی ٹوٹی ہوئی ہوتی اسے مرمت کرائیں۔ اس مرض سے بچوں کو زیادہ خطرہ لاحق رہتا ہے اس لئے سکول نہ جانے والے اور شیرخوار بچوں کو دن میں بھی چھرداںی سے باہر ہرگز نہ سلا کیں۔ جن علاقوں میں ڈینگلی بخار کی لہر پھیل پچکی ہے وہاں خصوصاً بچوں کو پوری آستینیوں والے کپڑے پہنائیں۔

سوال 20: اجتماعی طور پر وہ کون سے اقدامات ہیں جو ڈینگلی وبا سے منٹے میں مفید ہو سکتے ہیں؟

جواب: ڈینگلی بخار صرف صحت عامہ کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ صحت و صفائی اور نکاسی آب بلکہ اس سے بھی بڑھ کر گذگروننس کا مسئلہ بھی ہے۔ چھروں کی افزائش گاہوں کی پرورش جس طرح ہماری مقامی حکومتوں اور میونپل ادارے کر رہے ہیں، اس کا لازمی نتیجہ اس طرح کے امراض کا پھیلاؤ ہی ہوتا ہے۔ ایسے تمام علاقے اور مقامات جہاں چھروں کی افزائش کے زیادہ موقع ہونے گے ڈینگلی کے مرض کی زد میں رہتے ہیں۔ ڈینگلی سے بچاؤ کے لیے ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہزارہا کچرا کنڈیوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ہر علاقے میں متواتر چھر کش سپرے اور صحت و صفائی کے نظام کی تطہیر کی ضرورت ہے جو ہماری مثالی ضلعی حکومتوں اور کیل کائنے سے لیس میونپل اور ترقیاتی اداروں کی فوج ظفر موج کے لیے ایک بڑے امتحان سے کم نہیں۔

مریض کی تیمارداری اور عیادت کرنے والے اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ سوال 17: ڈینگلی پھیلانے والے چھر عموماً کن اوقات میں انسان کو کاٹتے ہیں؟

جواب: ڈینگلی پھیلانے والے چھر عموماً دن کے اوقات میں کاٹتے ہیں تاہم ان کا پسندیدہ وقت طلوع آفتاب کے بعد دو گھنٹے اور غروب آفتاب سے قبل دو گھنٹے ہیں۔ ان اوقات میں خصوصی احتیاط کی ضرورت ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی اوقات میں یہ چھر جملہ آور نہیں ہو سکتا۔ شواہد سے ثابت ہے کہ مصنوعی روشنی میں یہ چھر رات کو بھی کاٹتے ہیں۔

سوال 18: کیا ڈینگلی سے بچاؤ کی کوئی ویکسین مارکیٹ میں دستیاب ہے؟

جواب: نہیں؛ ڈینگلی سے بچاؤ کی کوئی ویکسین ابھی تک مارکیٹ میں نہیں آسکی اور نہ ہی آئندہ چند برسوں میں آنے کا امکان ہے۔

سوال 19: ڈینگلی سے بچاؤ کے لیے کیا انفرادی احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں؟

جواب: ڈینگلی سے بچاؤ کا واحد راستہ چھروں سے بچاؤ ہے۔ ڈینگلی پھیلانے والے چھر گھروں میں صاف پانی ذخیرہ کرنے کیلئے استعمال ہونے والے برتوں، بالٹی، کنستر، ڈرم اور پودوں کے گملوں وغیرہ میں افزائش پاتے ہیں۔ گھروں میں اس مرض سے بچاؤ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنی رہائش، گلی، محلہ، گاؤں یا آس پاس جہاں بھی پانی جمع ہوتا ہے اُس کے مناسب نکاس کا بندوبست کیا جائے یا پھر ان پر مٹی کا تیل یا دوسرے جراثیم کش سپرے کیا جائے تاکہ چھروں کی افزائش کو روکا جا

